روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 4فروری 2011ء .... 1432 ہجری 4 تبلیغ 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 30

مناسب رزق کے لئے دعا

حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ کی یہ دعا بیان کرتے ہیں۔

اللھم اجعل رزق آل محمد فی الدنیا قوتا

ترجمہ: اے اللہ! آل محمدؐ کو دنیا میں قوت لایموت (زندہ رہنے کے لئے کم ازکم روزی) سے محروم نہ کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبیؐ حدیث نمبر:5979)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جیسا کہ تدبیر اور دعا کا باہمی رشتہ قانون قدرت کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے ایسا ہی صحیفہ فطرت کی گواہی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ انسانی طبائع کسی مصیبت کے وقت جس طرح تدبیر اور علاج کی طرف مشغول ہوتی ہیں ایسا ہی طبعی جوش سے دعا اور صدقہ اور خیرات کی طرف جھک جاتی ہیں۔ اگر دنیا کی تمام قوموں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اب تک کسی **قوم کا کانشنس** اس متفق علیہا مسئلہ کے برخلاف ظاہر نہیں ہوا۔ پس یہی ایک روحانی دلیل اس بات پر ہے کہ انسان کی شریعت باطنی نے بھی قدیم سے تمام قوموں کو یہی فتویٰ دیا ہے کہ وہ دعا کو اسباب اور تدابیر سے الگ نہ کریں **بلکہ دعا کے ذریعہ سے تدابیر کو تلاش کریں**۔ غرض دعا اور تدبیر انسانی طبیعت کے دو طبعی تقاضے ہیں کہ جو قدیم سے اور جب سے کہ انسان پیدا ہوا ہے دو حقیقی بھائیوں کی طرح انسانی فطرت کے خادم چلے آئے ہیں۔ اور تدبیر دعا کے لئے بطور نتیجہ ضروریہ کے اور دعا تدبیر کے لئے بطور محرک اور جاذب کے ہے اور انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ تدبیر کرنے سے پہلے دعا کے ساتھ مبدء فیض سے مدد طلب کرے تا اس چشمۂ لازوال سے روشنی پا کر عمدہ تدبیریں میسر آسکیں۔

ایک اور اعتراض ہے جو پیش کیا گیا ہے اور وہ یہ کہ ''کوئی تقدیر معلق نہیں ہوسکتی اور کوئی الہامی پیشگوئی جو شرطی طور پر ہو خدا تعالیٰ کی عادت کے برخلاف ہے''۔ سو واضح رہے کہ یہ اعتراض بھی ایسا ہی دھوکا ہے جیسا کہ پہلا دھوکا تھا۔ انسانوں کی طبیعتیں ہمیشہ سے اس طرف مائل ہیں کہ اگر وہ قبل نزول بلا اطلاع دی جائیں کہ فلاں وقت تک بلا آنے والی ہے تو وہ دعا اور صدقہ سے رد بلا چاہتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باطنی شریعت نے نوع انسان کے صحیفہ فطرت پر یہی نقش لکھا ہے اور یہی فتویٰ دیا ہے کہ دعاؤں اور صدقات کے ساتھ بلائیں دفعہ ہوجاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی تمام قومیں طبعاً اس بات کی طرف مائل ہیں کہ کسی بلا کے نزول کے وقت یا خوف نزول کے وقت دعاؤں پر زور مارتے ہیں۔ ایک جہاز پر سوار ہونے والے جب غرق ہونے کے آثار پاتے ہیں تو کس طرح گڑگڑاتے اور روتے ہیں۔ قرآن شریف میں حضرت نوحؑ سے لے کر ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر نافرمانوں کے حق میں انذاری پیشگوئیاں ذکر فرمائی گئی ہیں وہ سب شرطی طور پر ہیں جن کے یہی معنے ہیں کہ فلاں عذاب تم پر آنے والا ہے پس اگر تم توبہ کرو اور نیک کام بجالاؤ تو وہ موقوف رکھا جائے گا۔ ورنہ تم ہلاک کئے جاؤ گے۔ ایسی پیشگوئیوں سے قرآن بھرا پڑا ہے۔

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد14ص 231)

دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دونوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم ازکم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہِ عرفان
جو اس کے پڑھنے والے ان پر خدا کے فیضان

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

''ہر احمدی کو اس بات کی فکر کرنی چاہئے کہ وہ خود بھی اور اس کے بیوی بچے بھی قرآن کریم پڑھنے اور اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دیں .... پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔''

(خطبات مسرور جلد2 صفحہ 687)

☆ کیا آپ روزانہ تلاوت قرآن کریم کر رہے ہیں؟

☆ کیا آپ کے گھر کے تمام افراد روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں؟

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 604

امن عالم قائم کرنے والے حقیقی شہزادے

حضرت اقدس مسیح موعود کی رقم فرمودہ ایک وجد آفریں حقانی و آسمانی تحریر:۔

مردان خدا جو خدا تعالیٰ سے محبت اور مودت کا تعلق رکھتے ہیں وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے۔ ان پر حقائق اور معارف کھلتے ہیں اور دقائق و اسرار شریعت اور دلائل لطیفہ حقانیت ملت ان کو عطا ہوتے ہیں اور اعجازی طور پر ان کے دل پر دقیق در دقیق علوم قرآنی اور لطائف کتاب ربانی اتارے جاتے ہیں اور وہ ان فوق العادت اسرار سماوی اور سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں۔ جو بلا واسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے اور ابراہیمی صدق وصفا ان کو دیا جاتا ہے اور روح القدس کا سایہ ان کے دلوں پر ہوتا ہے۔ وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے۔ **ان کی دعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں۔ ان کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے۔ وہ ہر میدان میں اپنے مخالفوں پر فتح پاتے ہیں۔ ان کے چہروں پر محبت الٰہی کا نور چمکتا ہے۔ ان کے درو دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔** خدا ان کے لئے اس شیر مادہ سے زیادہ غصہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے۔ وہ گناہ سے معصوم۔ وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم۔ وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں **خدا عجیب طور پر ان کی دعائیں سنتا ہے اور عجیب طور پر ان کی قبولیت ظاہر کرتا ہے یہاں تک کہ وقت کے بادشاہ ان کے دروازوں پر آتے ہیں۔ ذوالجلال کا خیمہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رعب خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغناء ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے۔** وہ دنیا اور اہل دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں۔ فقط ایک کو جانتے ہیں اور اس ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں دنیا ان کے قدموں پر گری جاتی ہے۔ گویا خدا انسان کا جامہ پہن کر ظاہر ہوتا ہے۔ وہ دنیا کا نور اور اس ناپائیدار عالم کا ستون ہوتے ہیں۔ وہی سچا امن قائم کرنے کے شہزادے اور ظلمتوں کے دور کرنے کے آفتاب ہوتے ہیں۔ وہ نہاں در نہاں اور غیب الغیب ہوتے ہیں۔ کوئی ان کو پہچانتا نہیں مگر خدا اور کوئی خدا کو پہچانتا نہیں مگر وہ۔ **وہ خدا نہیں ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ خدا سے الگ ہیں۔ وہ ابدی نہیں ہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ کبھی مرتے ہیں۔**”

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 49-50 طبع اول یکم ستمبر 1902ء)

ان سے خدا کے کام سبھی معجزانہ ہیں
یہ اس لئے کہ عاشق یار یگانہ ہیں
جب ان کے مارنے کے لئے چال چلتے ہیں
جب اُن سے جنگ کرنے کو باہر نکلتے ہیں
کہتا ہے یہ تو بندۂ عالی جناب ہے
مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے

سیدنا محمود مصلح موعود کی اپنے صاحبزادوں کی نسبت دلی آرزو

حضرت مصلح موعود نے 1936ء کے ایک خطبہ جمعہ کے دوران میں پُر جلال اور پُر شوکت الفاظ میں بتایا۔

”میرے بعض بچوں نے جب پرائمری پاس کی تو وہ آپس میں آئندہ پڑھائی کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ میں نے اس خیال سے کہ ان کے دل کے ارادوں کا جائزہ لوں ایک چھوٹے بچے کو بلایا اور اس سے پوچھا بولو انگریز کی نوکری اچھی ہے یا اللہ تعالیٰ کی؟ وہ کہنے لگا خدا کی۔ میں نے کہا اگر خدا تعالیٰ کی نوکری اچھی ہے تو وہ پھر مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے سے مل سکتی ہے............انگریزوں کی ملازمت اپنی اولاد کے لئے میں پسند نہیں کرتا بلکہ میں یہی پسند کرتا ہوں کہ جس دروازہ کی غلامی مجھے نصیب ہوئی ہے خدا تعالیٰ اسی دروازہ کی غلامی میری اولاد کو نصیب کرے کیونکہ دوسرا آقا تبدیل کرنا ہماری غیرتیں برداشت نہیں کر سکتیں۔ ممکن ہے میرے بچوں میں سے سب ایک رنگ میں سلسلہ کی خدمات نہ کر سکیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری اولاد زیادہ ہے۔ اس صورت میں انگریز کی نوکری سے میں یہ زیادہ پسند کروں گا کہ وہ تجارت کر لیں، یا زراعت کر لیں، یا کوئی اور پیشہ اختیار کر لیں ان کاموں میں انسان کو بہت حد تک آزادی رہتی ہے اور وہ خدمت سلسلہ کے لئے کافی وقت نکال سکتا ہے۔ نوکریوں میں لوگ آزاد نہیں ہوتے۔ ان پر سو پابندیاں عائد ہوتی ہیں پھر اقلیتوں کے لئے تو اور زیادہ مشکلات ہوتی ہیں۔

(خطبات محمود 1936ء جلد 17 ص 184)

میں اپنے پیاروں کی نسبت ہرگز نہ کروں گا پسند کبھی
وہ چھوٹے درجہ پر راضی ہوں اور ان کی نگاہ رہے نیچی
اے میری الفت کے طالب۔ یہ میرے دل کا نقشہ ہے
اب اپنے نفس کو دیکھ لے تو وہ ان باتوں میں کیسا ہے
(کلام محمود)

پیار کی خوشبو

دل کی دھڑکن، میں تمناؤں میں وہ بستے ہیں
اسی احساس میں سب شام و سحر کٹتے ہیں

ہر طرف پیار کی خوشبو سی بکھر جاتی ہے
ایک مُسکان لئے جب بھی وہ لب ہلتے ہیں

اُس کی باتوں سے فضائیں بھی مہک اُٹھتی ہیں
ایسا لگتا ہے ہواؤں میں کنول کھِلتے ہیں

وہ کہ اک شخص ہے شاداب بہاروں جیسا
اُس کے چہرے پہ محبت کے گلاب اُگتے ہیں

میرے احساس کی دنیا ہے انہی سے روشن
وہ مرے دل میں اُجالوں کی طرح رہتے ہیں

کیا کیا انعام ملے ہم کو خلافت کے طفیل
ورنہ یہ لعل و گُہر اور کہاں ملتے ہیں

عبدالصمد قریشی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں

سات آسمان اور سات زمینیں

سورۃ الطلاق آیت 13 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

''خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو سات پیدا کیا اور ایسا ہی زمینیں بھی سات ہی پیدا کیں اور ان سات آسمانوں کا اثر جو بامر الٰہی ان میں پیدا ہے سات زمینوں میں ڈالا تا تم لوگ معلوم کرلو کہ خدا تعالیٰ ہر ایک چیز کے بنانے پر اور ہر ایک انتظام کرنے پر اور رنگارنگ کے پیرائیوں میں اپنے کام دکھلانے پر قدرت تامہ رکھتا ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 156، ص 157)

سورۃ فاتحہ کی سات آیات

سورۃ الحجر آیت 88 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ہم نے تجھے اے رسول سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور ان کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو مفصل طور پر مقاصد دینیہ کو ظاہر کرتا ہے''۔ (روحانی خزائن جلد 1 ص 581,580)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ سورۃ فاتحہ ایک ایسی سورۃ ہے جس میں مبدء اور معاد کا ذکر ہے یعنی خدا کی ربوبیت سے لے کر یوم الدین تک سلسلہ صفات الٰہیہ کو پہنچایا ہے اسی مناسبت کے لحاظ سے حکیم ازلی نے اس سورۃ کو سات آیتوں پر تقسیم کیا تا دنیا کی عمر میں سات ہزار کی طرف اشارہ ہو''۔

(تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 284)

پھر فرمایا:۔

واضح رہے کہ اس سورۃ فاتحہ کی آیات سات ہیں اور مشہور ستارے بھی سات ہیں۔ ان آیات میں سے ہر آیت ایک ستارے کے مقابل پر ہے تاکہ وہ سب کی سب شیطان کے لئے رجم کا موجب ہوں۔

(تفسیر سورۃ فاتحہ بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود ص 23)

سات دن

سیارات کی تاثیرات کے پیش نظر قدیم حکماء ہند نے ہفتے کے سات ایام کے نام بھی ان کی طرف منسوب کئے ہیں۔

آدت بار (اتوار)۔ شمس (Sun)

سوم۔ بار (سوموار)۔ قمر (Moon)

منگل بار (منگل وار)۔ مریخ (Mars)

بدھ بار (بدھوار)۔ عطارد (Mercury)

برہسپت بار (جمعرات)۔ مشتری (Jupiter)

شکر بار (جمعہ) زہرہ (Venus)

شنیچر بار (ہفتہ) زحل (Saturn)

(بحوالہ فلکیات جدیدہ از محمد موسیٰ روحانی بازی)

سات براعظم

(1) ایشیا (1 کروڑ 70 لاکھ مربع میل)
(2) افریقہ (1 کروڑ 16 لاکھ مربع میل)
(3) یورپ (38 لاکھ مربع میل)
(4) جنوبی امریکہ (70 لاکھ مربع میل)
(5) شمالی امریکہ (90 لاکھ مربع میل)
(6) آسٹریلیا (35 لاکھ مربع میل)
(7) قطب جنوبی (انٹارکٹکا) (50 لاکھ مربع میل)

سات زمینوں سے درحقیقت جو کچھ مراد ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود کی یہ تحریر وضاحت کرتی ہے فرمایا:

''اور سات زمینوں سے مراد زمین کی آبادی کے سات طبقے ہیں جو نسبتی طور پر بعض بعض کے تحت واقع ہیں اور کچھ بے جا نہ ہوگا اگر ہم دوسرے لفظوں میں ان طبقات سبعہ کو ہفت اقلیم کے نام سے موسوم کردیں لیکن ناظرین اس دھوکہ میں نہ پڑیں کہ جو کچھ ہفت اقلیم کی تقسیم ان یونانی علوم کی رو سے ہو چکی ہے جس کو اسلام کے ابتدائی زمانہ کے حکماء اسلام نے یونانی کتب سے لیا تھا وہ بکلی صحیح اور کامل ہے کیونکہ اس جگہ تقسیم سے مراد ہماری ایک صحیح تقسیم مراد ہے جس سے کوئی معمورہ باہر نہ رہے اور زمین کی ہر ایک جزو کسی حصہ میں داخل ہو جائے۔

ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ اب تک یہ صحیح اور کامل تقسیم معرض وجود میں آئی یا نہیں بلکہ صرف یہ غرض ہے کہ جو خیال اکثر انسانوں کا اس طرف رجوع کر گیا ہے کہ زمین کو سات حصہ پر تقسیم کیا جائے یہ خیال بھی گویا ایک الہامی تحریک تھی جو الٰہی تقسیم کے لئے بطور شاہد ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 15)

سات آسمان علم ہیئت کی روشنی میں

یونانیوں کا خیال تھا کہ کل عالم کا مرکز زمین ہے۔ سیارے اور ثوابت بلکہ سارا جہان اس کے گرد گھومتا ہے۔ یہ رائے ڈیڑھ ہزار سال تک تسلیم کی جاتی رہی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ جدید فلکیات کے بانی کوپرنیکس پولینڈی (1473ء تا 1543ء) نے مرکزیت آفتاب کا نظریہ پیش کیا۔ لیکن یہ درست نہیں مسلمانوں میں ابو اسحاق ابراہیم بن یحییٰ زرقالی اندلسی قرطبی (1029ء تا 1087ء) نے اصل میں یہ نظریہ پیش کیا کہ زمین اپنے محور پر بھی اور سورج کے گرد بھی گھومتی ہے اور اسی طرح جملہ سیارے بھی آفتاب (سورج) کے گرد گھوم رہے ہیں اور ان کے مدار بیضوی ہیں (زرقالی یورپ میں ارزاکیل (Arzachel) کے نام سے مشہور ہے۔

علامہ طنطاوی مصری کا یہ نظریہ ہے کہ یہ ساری کائنات ایتھر سے پُر ہے سماء اس ایتھر کا نام ہے۔ ایتھر میں ستاروں سیاروں کے بیشمار مدارات (گھومنے کی راہیں) ہیں۔ ہر مدار علیحدہ آسمان ہے۔

(بحوالہ فلکیات جدیدہ ص 297 از محمد موسیٰ روحانی بازی)

چنانچہ پہلا آسمان فلک قمر، دوسرا فلک عطارد، تیسرا فلک زہرہ، چوتھا فلک شمس، پانچواں فلک مریخ، چھٹا فلک مشتری اور ساتواں فلک زحل ہے۔

ایک جگہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''جیسا کہ متقدمین حکماء نے لکھا ہے کہ زمین ابتداء میں بہت ناہموار تھی۔ خدا نے ستاروں کی تاثیرات کے ساتھ اس کو درست کیا ہے اور یہ ستارے جیسا کہ یہ جاہل لوگ سمجھتے ہیں آسمان دنیا پر ہی نہیں ہیں بلکہ بعض بعض سے بڑے بڑے بُعد پر واقع ہیں۔ اسی آسمان میں مشتری نظر آتا ہے جو چھٹے آسمان پر ہے۔ ایسا ہی زحل بھی دکھائی دیتا ہے جو ہفتم آسمان پر ہے اور اسی وجہ سے اس کا نام زحل ہے جو اس کا بُعد تمام ستاروں سے زیادہ ہے کیونکہ لغت میں زحل بہت دور ہونے والے کو بھی کہتے ہیں اور آسمان سے مراد وہ طبقات لطیفہ ہیں جو بعض بعض سے اپنے خواص کے ساتھ متمیز ہیں۔ یہ کہنا بھی جہالت ہے کہ آسمان کچھ چیز نہیں کیونکہ جہاں تک عالم بالا کی طرف سیر کی جائے محض خلاء کا حصہ کسی جگہ نظر نہیں آئے گا۔ پس کامل استقرار جو مجہولات کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے اول درجہ پر ہے صریح اور صاف طور پر سمجھاتا ہے کہ محض خلا کسی جگہ نہیں ہے''۔

(روحانی خزائن جلد 17 ص 283 حاشیہ)

فضاء کے طبقات سبعہ

1۔ ہماری فضا کی سب سے نچلی تہہ ٹروپوسفیئر (Troposphere) کہلاتی ہے وہ تقریباً تینتیس (33) ہزار فٹ کی بلندی تک پھیلی ہوئی ہے۔ ہمارا تعلق زیادہ تر اسی فضائی طبقہ سے ہے۔ ہم اسی میں سانس لیتے ہیں اور ہمارے بادل بھی اسی میں بنتے ہیں اور تیرتے رہتے ہیں۔

2۔ ٹروپوسفیئر کا آخری حصہ ٹروپوپوز Tropopause کہلاتا ہے۔

3۔ ٹروپوپوز کے اوپر سٹریٹوسفیئر Stratosphere ہے۔

4۔ سٹریٹوسفیئر کے اوپر میزوسفیئر Mesosphere ہے۔ یہ تینوں (4,3,2) طبقات درمیانی طبقات کہلاتے ہیں اور سٹریٹوسفیئر یا کرۂ قائمہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس میں Ozone Layer ہے اور فضا کا تقریباً سارا اوزون اس میں محفوظ رہتا ہے۔ یہ تہہ سورج سے آنے والی الٹراوائلٹ Ultraviolet شعاعوں کو جذب کرلیتا ہے اور براہ راست زمین پر نہیں آنے دیتا الٹراوائلٹ شعاعیں حیات کے لئے مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔

5۔ میزوسفیئر کے اوپر آئنوسفیئر Ionosphere نامی کرہ آجاتا ہے جس میں وہ آزاد الیکٹرون بھرے ہیں جو سورج کی توانائی سے اپنے ایٹموں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ یہ تہیں کچھ ریڈیائی لہروں کو واپس کرتی ہیں اور زمین پر وائرلیس پیغام رسانی اور ریڈیو پروگرام انہی کی وجہ سے ممکن ہوتے ہیں۔

6۔ فضا کا بالا ترین کرہ ایکسوسفیئر Exosphere کہلاتا ہے وہ تقریباً چار سو میل کی بلندی سے شروع ہو جاتا ہے یہاں ہوا بہت لطیف ہو جاتی ہے۔

7۔ زمین اور بین السیارگان خلا کے درمیان آخری سرحد میگنٹو پاز Magnitopause کہلاتی ہے۔ اسے آپ ساتواں آسمان کہہ سکتے ہیں۔ زمین سے کوئی ڈھائی سو میل کی بلندی سے شروع ہو کر ایکسوسفیئر کو پار کر جانے والی تہوں میں پروٹون اور الیکٹرون بھرے ہوتے ہیں جو سورج سے آتے ہیں اور زمین کی مقناطیسی کشش انہیں قید کرلیتی ہے۔ یہ تہیں یا حلقے زمین کے مقناطیسی میدان میں واقع ہیں جو زمین سے تقریباً چالیس ہزار میل کی بلندی تک جاری و ساری رہتا ہے''۔

(سلسلہ ہمدرد و سائنسی کتب (2) بحوالہ زمین، چاند، سیارے از علی ناصر زیدی)

سات آسمان از روئے قرآن

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے سات آسمانوں کا تعین قرآن مجید کی مختلف آیات سے کیا ہے جو بڑا لطیف مضمون ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ہر ایک آسمان جس کا بیان اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کیا ہے ان کا بیان آیات ذیل میں موجود ہے۔

اول وہ مقام جس میں ہمارے لئے کھانے کا سامان رکھا ہے جیسے فرمایا وفی السماء رزقکم ...... (الذّٰریٰت:23) اور آسمان ہی میں تمہارے

لئے رزق یعنی کھانے پینے کا سامان رکھا ہے اور وہ چیز ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا۔

دوم: وہ مقام جس کے اندر جانور اڑتے ہیں جیسا کہ فرمایا...... الطیر فوقھم صٰفّٰت (الملک: 4) کیا یہ لوگ پرندوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسی صفیں باندھے آسمانی فضا میں موجود ہیں۔

سوم: وہ مقام جس میں اولے بنتے ہیں اور کھیتوں اور باغوں کو ویران کرتے ہیں جیسے فرمایا ...... (البقرہ: 60) پھر ہم نے اتارا بدکاروں پر ان کی بدکاری کے بدلہ آسمان سے عذاب۔

چہارم: وہ مقام جس سے مینہ آتا ہے جیسے فرمایا...... (البقرۃ: 23) اور اس نے آسمانوں یعنی بادلوں سے پانی اتارا اور اس کے درمیانی ہونے سے پھل نکالے جو تمہارے لئے رزق یعنی کھانے پینے کا سامان ہیں۔

پنجم: وہ مقام جس میں ستارے اور نیاز کی گرتے ہیں جیسے فرمایا...... (الملک: 6)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس ورلے آسمان کو عجیب در عجیب چراغوں سے روشن کیا ہے اور ان میں ایسے بھی ستارے ہیں جو شریروں کو دور کرتے ہیں۔

ششم: وہ مقام جس میں ستارے ہیں جیسے فرمایا جعلنا فی السمآء بروجا ...... (الحجر: 17) (ترجمہ: اور یقیناً ہم نے آسمان میں (ستاروں کی) کئی منزلیں بنائی ہیں اور ہم نے اسے دیکھنے والوں کے لئے خوبصورت بنایا ہے (ناقل)

ہفتم: وہ حصہ ان سب سے اوپر ہے اور جس میں اللہ تعالیٰ نے بہشتوں کو رکھا ہے کہ ان مشہور ستاروں سے اوپر بھی کوئی مقام ہے جیسے فرمایا...... (آل عمران: 134) (ترجمہ: جنت کی وسعت آسمانوں اور زمین پر محیط ہے وہ متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ ناقل)

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 146,145)

سات روحانی آسمان

آنحضرت ﷺ کو معراج میں سات آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور ہر آسمان پر آنحضرت ﷺ کی مختلف انبیاء سے ملاقات ہوئی۔ پھر آپؐ ساتوں آسمانوں کے اوپر سدرۃ المنتہیٰ پر جا پہنچے۔ حضرت مصلح موعود نے تفسیر صغیر کے پہلے ایڈیشن ص 883 کے حاشیہ میں ان آسمانوں اور انبیاء کے مقام کا نقشہ دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں "آنحضرت ﷺ کے معراج کو مدنظر رکھا جائے تو انبیاء کا درجات بمطابق مسند احمد بن حنبل یوں بنتا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ۔ محمد رسول اللہ ﷺ
ساتواں آسمان۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
چھٹا آسمان۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
پانچواں آسمان۔ حضرت ہارون علیہ السلام
چوتھا آسمان۔ حضرت ادریس علیہ السلام
تیسرا آسمان۔ حضرت یوسف علیہ السلام
دوسرا آسمان۔ حضرت عیسیٰ و حضرت یحییٰ علیہما السلام
پہلا آسمان۔ حضرت آدم علیہ السلام
اہل زمین

مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں

جوں جوں سائنس ترقی کر رہی ہے قرآن کریم کی صداقتیں کھل کر سامنے آ رہی ہیں اور اب تو بعض مستشرقین نے بھی اس بات کو مان لیا ہے کہ قرآن کریم کے بیانات اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں حالانکہ باقی مذاہب کی کتب کے ساتھ سائنس کا تضاد ہے۔ چنانچہ یہاں پر ازدیاد ایمان کے لئے ملفوظات میں سے ایک سائنس دان کی حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایک دلچسپ گفتگو کا ذکر کیا جاتا ہے جس میں حضور نے اپنا یہ موقف بیان کر کے سائنسدان کو حیرت میں ڈال دیا کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں۔

18 مئی 1908ء کو پروفیسر ریگ نے حضرت مسیح موعود سے ملاقات کی اور بعض سوال پوچھے ان میں سے ایک سوال یہ تھا "سپر چوئلزم (Spirtualism) والوں کی رائے ہے کہ زندگی چاند سے اتری اور عقل مشتری سے اور چاند زمین سے بنا۔ ابتداء میں زمین بہت نرم تھی۔ زمین کا ایک ٹکڑا اڑ کر آسمان پر چلا گیا اور وہ چاند بن گیا۔ اصل میں زندگی زمین ہی سے نکلی۔ زمین سے چاند میں گئی اور چاند پھر انسان میں اترتی ہے۔ اس میں آپ کا اعتقاد کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود نے جواباً فرمایا "چاند، سورج اور سیاروں کی تاثیرات کے ہم قائل ہیں ان سے انسان فائدہ اٹھاتا ہے اور بچہ جب ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے اس وقت بھی ان کی تاثیرات کا اثر بچے پر ہوتا ہے۔ یہ امر شریعت کے خلاف نہیں۔ اسی واسطے ہمیں ان کے ماننے میں انکار نہیں۔ نباتات میں چاند کی روشنی کا اثر بین طور پر ظاہر ہے۔ چاند کی روشنی سے پھل موٹے ہوتے ہیں۔ ان میں شیرینی پیدا ہوتی ہے اور بعض اوقات لوگوں نے اناروں کے چٹخنے کی آواز تک بھی سنی ہے جو چاند کی روشنی کے اثر سے پھوٹتے ہیں۔ اس سے زیادہ جو حصہ پیچیدہ اور ثابت شدہ نہیں اس کے ماننے کے واسطے ہم تیار نہیں ہیں۔ قرآن شریف میں صاف بیان کیا گیا ہے کہ چاند سورج اور تمام سیارے انسان کے خادم اور مفید مطلب ہیں اور ان میں انسانی فوائد مرکوز ہیں۔ پس ہم اس بات کے ماننے میں کوئی حرج نہیں پاتے کہ جس طرح نباتات سے ہمیں فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح تمام سیاروں سے بھی ہم فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اب اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ عقل کو مشتری سے تعلق ہے تو اس کے ماننے کے واسطے بھی ہم تیار ہیں۔

(اتنا سن کر پروفیسر موصوف نے عرض کیا کہ میں تو خیال کرتا تھا کہ سائنس اور مذہب میں بڑا تضاد ہے جیسا کہ عام طور پر علماء میں مانا گیا ہے۔ مگر آپ نے تو اسی تضاد کو بالکل اٹھا دیا ہے)

فرمایا: "یہی تو ہمارا کام ہے اور یہی تو ہم ثابت کر رہے ہیں کہ سائنس اور مذہب میں بالکل اختلاف نہیں بلکہ مذہب بالکل سائنس کے مطابق ہے اور سائنس خواہ کتنی ہی عروج پکڑ جاوے مگر قرآن کی تعلیم اور اصول اسلام کو ہرگز ہرگز نہیں جھٹلا سکے گی۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 677)

☆☆☆

مکرم شکیل احمد طاہر صاحب

ذیابیطس اور حد اعتدال

دنیا میں جتنی مصیبتیں اور بلائیں انسان پر وارد ہوتی ہیں ان پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ساری کی ساری خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے غلط استعمال کی وجہ سے آتی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا صحیح استعمال کیا جائے تو انسان ان مصائب اور بلاؤں سے بچ سکتا ہے۔

مثلاً بیماری ہے، یہ کیوں پیدا ہوتی ہے؟ یہ اسی لئے پیدا ہوتی ہے کہ لوگ ایسی چیزیں کھاتے ہیں جن سے ان کا نظام انہضام بگڑتا ہے یا وہ ایسی چیزیں کھاتے ہیں جو اپنی ذات میں تو نقصان دہ نہیں ہوتیں مگر حد سے زیادہ استعمال کر لینے کی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ یا بعض اوقات کوئی چیز ان کے لئے طبیب کا حکم نہیں رکھتی۔ چنانچہ اس کے استعمال کی وجہ سے وہ بیمار ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس بیان میں کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ (خدا) مجھے شفاء عطا فرماتا ہے (شعراء: 81) اس میں بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی لئے مرض کو اپنی طرف اور شفاء کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اس لئے سچے ایماندار کا بھی یہی طریق ہونا چاہئے کہ جب اس کے کام کا اچھا نتیجہ نکل آئے تو الحمدللہ کہے اور اگر خراب نتیجہ نکلے تو یہی کہے میں اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ناکام ہوا ہوں ورنہ خدا نے تو میرے لئے برکت اور رحمت کے سامان ہی کئے تھے۔

غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی نعمتیں ہیں ان کو اگر ایک حد کے اندر استعمال کیا جائے تو فائدے مند ہیں اور جب حد سے تجاوز کیا جائے تو بیماری پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً بینگن اور کریلے گرم ہوتے ہیں اگر یہ حد کے اندر کھائیں تو فائدہ مند ہیں لیکن اگر حد سے زیادہ کھائے جائیں تو بینگن سے بواسیر اور کریلوں سے پیچش وغیرہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گنا ہے اگر اس کا استعمال حد کے اندر کیا جائے تو نہایت فائدہ مند ہے لیکن اگر زیادہ استعمال کیا جائے تو پیشاب کی بعض امراض لاحق ہو جاتی ہیں اب جہاں تک بینگن کریلے یا گنے کا سوال ہے یہ بیماری پیدا نہیں کرتے۔ بلکہ بیماری پیدا کرنے والی چیز ان کا حد سے زیادہ استعمال ہے ورنہ یہ چیزیں ہمارے جسم کے لئے ضروری ہیں۔ شوگر تو جسم کے لئے انتہائی ضروری چیز ہے اگر غور کیا جائے تو ذیابیطس کا مرض بھی عموماً اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے غلط استعمال سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ کی ان نعمتوں کا صحیح استعمال کیا جائے اور جسمانی اعضاء کو بھی حد اعتدال کے اندر رکھ کر ان سے کام لیا جائے تو یہ مرض پیدا نہیں ہوتا۔

ذیابیطس کے مریض کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اس کے جسم کو باوجود ذیابیطس کے شوگر کی ضرورت ہے لیکن ایک حد کے اندر۔ اس لئے اس کو باقاعدگی سے اپنی شوگر کا لیول چیک کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر اس کے جسم کو ایک حد تک شوگر مہیا نہیں ہوگی تو یہ اس کے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے اس سے بعض اوقات دل کے حملہ کا بھی خطرہ ہے۔ یا اس کے علاوہ اس کے لئے دوسری خطرناک امراض لاحق ہو سکتی ہیں جو خدانخواستہ جان لیوا ثابت ہو سکتی ہیں۔ اس لئے ذیابیطس کا مریض اگر حد اعتدال کے اندر رہے تو وہ نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔

ذیابیطس کا مریض یوگا کی بعض مشقیں کر کے بھی اپنے مرض پر قابو پا سکتا ہے۔ اس میں خاص طور پر سانس کی چند مشقیں نہایت مؤثر اور فائدہ مند ہیں۔ سانس کی ان مشقوں سے باقی جملہ امراض بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ختم ہو سکتی ہیں۔ جن میں دل کے امراض، ناک، کان، گلے کے امراض، بلڈ پریشر۔ اسی طرح معدہ کے تمام امراض بھی ختم ہو سکتے ہیں۔ جسم کے تمام امراض کے لئے یوگا کی مشقیں انتہائی مؤثر ہیں اور یہ مشقیں گھر میں کمرے کے اندر ہی بیٹھ کر بھی کی جا سکتی ہیں ان میں کوئی مشکل نہیں۔ کسی بھی مرض کو جو خدانخواستہ ہمیں لاحق ہو جائے اس کو اپنے اوپر سوار نہ کریں بلکہ ایک حد اعتدال میں رہتے ہوئے اس کا مقابلہ کریں تو اس پر قابو پا سکتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

صحت برقرار رکھنے کیلئے صفائی کی اہمیت

حفظان صحت کے بڑے بڑے اصولوں میں سے سب سے زیادہ اہمیت صفائی کو حاصل ہے۔ صاف ستھرا پینے کا پانی، صاف ستھری کھانے کی غذا، صاف ستھرے ہاتھ، صاف ستھرا جسم اور صاف فضا اور ماحول صحت مند زندگی کے لئے بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ صاف ہوا پانی اور غذا کا ذکر کیا جا چکا ہے اور تندرست زندگی گزارنے کے لئے ان کی اہمیت مسلمہ ہے۔ اب ہم بعض اور امور زیر بحث لائیں گے جو صفائی میں اہمیت رکھتے ہیں۔

جسمانی صفائی

ہاتھوں کی صفائی بہت اہمیت رکھتی ہے۔ انسان تمام کام ہاتھوں سے کرتے ہیں۔ کھانا بھی ہاتھ سے کھایا جاتا ہے طہارت بھی ہاتھ سے کی جاتی ہے۔ گھر کا کام، صفائی، برتن دھونے، کپڑے دھونے غرض ہر قسم کے کام ہاتھوں سے ہوتے ہیں۔ طہارت کے بعد اور کھانا کھانے سے پہلے خوب اچھی طرح صابن سے ہاتھ دھونے ضروری ہیں کیونکہ غذا کی آلودگی کی ایک بڑی وجہ فضلے سے منہ تک جراثیم کا پہنچنا ہوتا ہے اسے انگریزی میں foeco oral contamination کہتے ہیں۔ ایک اور طریقہ جس سے اس قسم کی آلودگی کم کی جا سکتی ہے وہ یہ ہے کہ کھانا کھانے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کیا جائے اور صفائی کے کاموں اور طہارت کے لئے بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔ اکثر انسان چونکہ دائیں ہاتھ سے کام کرنے کے عادی ہوتے ہیں اس لئے اس طرح کاموں کی تقسیم سے کاموں میں سہولت بھی ہو جاتی ہے اور انفیکشن سے بچاؤ بھی ہو جاتا ہے۔

کھانے کی تیاری میں مدد دینے والوں، پکانے والوں، پیش کرنے والوں کی صحت اور عادات بھی اہم ہیں۔ بیمار افراد کے ذمہ ایسی ڈیوٹی نہیں ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ خاص قسم کا لباس ان تمام کارکنان کے لئے ضروری ہوتا ہے جس میں سر کے بال پورے طور پر ڈھکے ہوئے ہوں اور جسم کے اوپر صاف کپڑے سفید کوٹ کی شکل میں پہنا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں اس کی پابندی کرائی جاتی ہے اور نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ باورچی خانے اور طعام گاہوں میں کام کرنے والوں میں ان احتیاطوں کے نتیجہ میں غذا کی آلودگی کم ہو جاتی ہے اور کھانے والے افراد تندرست رہتے ہیں۔ اسی طرح ہسپتالوں میں مریضوں کو دیکھنے اور ان کی خدمت کرنے والے تمام عملے کو اپنے ہاتھوں کی صفائی کا خاص خیال رکھنا پڑتا ہے۔ بار بار صابن سے ہاتھ دھونے کے علاوہ بعض جراثیم کش محلول ہر وارڈ میں، کمروں کے باہر اور مریضوں کے بستروں کے سرہانے رکھے ہوتے ہیں جن کو ہاتھوں پر اچھی طرح مل کر جراثیم کو مارنے کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ اکثر ربڑ کے دستانوں کا استعمال بھی کیا جاتا ہے اور خاص طور پر آپریشن کرتے وقت یہ احتیاطیں بہت ضروری ہوتی ہیں جس کے نتیجہ میں انفیکشن نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے جبکہ دوسری طرف ان کے بغیر یہ بہت بڑھ جاتی ہے۔ گویا تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ ہاتھوں کی صفائی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

ناک منہ اور دانتوں کی صفائی بھی اچھی صحت قائم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کیا جائے تو بہت سی آلائش اور جراثیم دور ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح کلی کرنے سے منہ صاف ہو جاتا ہے۔ ہر کھانے کے بعد دانتوں کی صفائی کی جائے تو دانت کیڑا لگنے سے محفوظ رہتے ہیں اسی طرح صبح اٹھ کر اور رات کو سوتے وقت دانتوں کو صاف کرنا صحت پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ جہاں جہاں مسواک مہیا ہو سکے تو وہ دانت صاف کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اسی طرح کانوں کے سوراخ بھی انگلی گیلی کر کے صاف کئے جا سکتے ہیں تاکہ گرد و غبار، میل کچیل اور ریت مٹی وغیرہ کانوں کے سوراخوں میں جمع ہونے نہ پائیں۔ اگر پانی میسر ہو تو رفع حاجت یعنی پیشاب پاخانہ کرنے کے بعد پانی سے اچھی طرح طہارت کرنی بھی صفائی کیلئے ضروری ہے کیونکہ اکثر مضر صحت جراثیم انہیں راستوں سے جسم سے خارج ہوتے ہیں اور ان کی صحیح صفائی اسی طریق پر ہو سکتی ہے۔ پیٹ میں رہنے والے بہت سے کیڑے آنتوں سے باہر نکل کر مقعد کے اردگرد اپنے انڈے دیتے ہیں اور کھجلی کے ذریعے یہ انڈے ہاتھوں میں لگ جاتے ہیں اور پھر منہ کے ذریعہ دوبارہ آنتوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ عام طور پر چھوٹے بچوں میں ایسا ہوتا ہے اور اس وجہ سے ان کے کیڑوں کے علاج میں دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ صابن اور پانی سے اگر ان کے جسم کو اچھی طرح دھولیا جائے تو پھر اس تکلیف دہ بیماری سے چھٹکارہ ہو جاتا ہے۔

حسب ضرورت غسل کرنا بھی صحت کے لئے مفید ہے اور مکمل صفائی کے لئے ضروری ہے۔ انسانی جلد کی ساخت اس قسم کی ہے کہ اس پر بال اگے ہوئے ہوتے ہیں جن کی جڑیں چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں ہوتی ہیں۔ ان باریک سوراخوں میں مختلف قسم کے غدود ہوتے ہیں جو تمام وقت پسینہ اور تیل کی قسم کی چربی خارج کرتے رہتے ہیں۔ خارج ہونے والے اس پسینے اور تیل سے جسم کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ پسینے کی تبخیر سے جسم کا درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے اور گرمی کے موسم یا بخار کی حالت میں اس طرح جسم کا درجہ حرارت معمول پر رہتا ہے۔ بعض افراد میں پیدائشی طور پر پسینے کے غدود (sweat glands) نہیں ہوتے ان کے لئے گرمی کا موسم ایک عذاب بن جاتا ہے کیونکہ ان کو جسم کا درجہ حرارت کنٹرول کرنے کے لئے ہزار جتن کرنے پڑتے ہیں۔ تیل کے غدود (sebaceous glands) بھی بہت ضروری ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے جلد چکنی رہتی ہے اور جراثیم کے حملے سے محفوظ رہتی ہے۔ اگر جلد کو صاف نہ رکھا جائے تو غدود کے سوراخوں کے منہ بند ہو جاتے ہیں اور غدود کا تیل اندر ہی اندر جمع ہو کر گلٹی کی شکل اختیار کر جاتا ہے جس میں بعض اوقات جراثیم کی افزائش شروع ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے اور بہت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس قسم کی تکلیف سے بچنے کے لئے جلد کو پانی اور کسی اچھے صابن سے بار بار دھونا بہت مفید ہوتا ہے چنانچہ چہرے کو دن رات میں پانچ چھ دفعہ اچھی طرح دھونے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ یہ غدود بعض لوگوں میں نہیں ہوتے جس کے نتیجہ میں ان کی جلد بالکل خشک ہو جاتی ہے اور جراثیم اس پر بڑی آسانی سے حملہ کر دیتے ہیں۔ بالوں کے بھی کئی قسم کے مسائل ہوتے ہیں لیکن ایک جس کا تعلق صفائی کی کمی سے ہے۔ وہ بالوں میں جوؤں کا پڑنا اور جراثیم کی افزائش ہے۔ جوؤں کے کاٹنے سے بہت خطرناک بیماری ہو جاتی ہے جس کی ایک علامت بخار ہے۔ جوئیں جسم کو صاف ستھرا رکھنے سے ختم ہو جاتی ہیں۔ غسل کرنے اور بالوں میں روزانہ باریک کنگھی کرنے سے چند دنوں میں جوؤں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ زیر ناف بالوں کو بالکل صاف کر دینے سے وہاں کی جوئیں فوراً ختم ہو جاتی ہیں۔ سر کے بال بھی بعض دفعہ منڈوانے پڑتے ہیں۔ جوئیں مارنے کے لئے بھی بہت سی ادویہ ہیں جو اس مقصد کے لئے استعمال کی جا سکتی ہیں۔

پیشاب پاخانے کے علاوہ جسم سے خارج ہونے والی پیپ بھی جراثیم سے بھری ہوئی ہوتی ہے اور اس کو دھونا اور صاف رکھنا نہ صرف زخم کو جلد مندمل کرنے میں مدد دیتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی انفیکشن سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔ جسم سے باہر نکلنے والا خون اور مادہ تولید بھی جراثیم کی افزائش میں معاونت دیتے ہیں اس لئے ان کو بھی جسم پر سے دھونا اور جلد کو صاف کرنا صحت کے لئے اہم ہے۔

انسانی نسل کی بقا کیلئے انسانوں کے جوڑے ہوتے ہیں اور ان کے ملاپ سے نسل انسانی آگے بڑھتی ہے۔ دونوں کے ملاپ کا وقت بھی صحت کے لئے بہت سے خطرات اپنے اندر رکھتا ہے۔ صفائی کے لحاظ سے مرد کے لئے سب سے اہم ختنہ ہے۔ ختنہ ایک معمولی جراحی کا عمل ہے جس کے ذریعہ سے جلد کا اضافی حصہ (prepuse) مرد کے عضو تناسل سے کاٹ دیا جاتا ہے۔ ختنہ نہ کروانے کی صورت میں اس حصہ میں بہت سے کیمیکل اور جراثیم جمع ہو جاتے ہیں جنکی وجہ سے مرد اور عورت دونوں کو سرطان اور دوسرے بہت سے خطرناک امراض لگنے کا خطرہ بہت بڑھ جاتا ہے۔ اس اعتبار سے مردوں کے لئے ختنہ کروانا ایک نہایت اہم حفظان صحت کا اصول ہے۔

عورتوں کے لئے حیض کے ایام مشکل ہوتے ہیں۔ ان ایام میں رحم کی اندرونی جھلی خون کی نالیاں بند ہو جانے کی وجہ سے جھڑ کر خون کی شکل میں باہر آ جاتی ہے اور رحم کی اندرونی سطح ایک زخم کی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ ان ایام میں صفائی کا غیر معمولی خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ مباشرت سے ان ایام میں پرہیز کرنا انتہائی ضروری ہے۔ یہ سب کچھ صاف ستھرا رہنے کے لئے اہم ہے۔

ماحولیاتی صفائی

ماحولیاتی صفائی کے لئے آجکل کے زمانے میں بہت ترقی ہوئی ہے۔ اس سلسلے میں سب سے اہم سیوریج کا نظام (sewerage system) ہے۔ اس نظام میں پیشاب پاخانے کی غلاظتوں کو بڑے بڑے پائپوں کے ذریعہ آبادی سے دور لے جا کر کھاد وغیرہ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اس نظام کی وجہ سے نالیوں اور غلاظت سے چھٹکارہ ہو جاتا ہے۔ اردگرد کا ماحول بھی خوشگوار رہتا ہے اور عمدہ قسم کی کھاد بھی کھیتوں اور درختوں کے لئے مل جاتی ہے۔

درخت بھی فضا کو صاف کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ باغوں اور جنگلوں کے ذریعہ سے درختوں کی افزائش ہوتی ہے اور ترقی یافتہ ممالک میں زمین کا ایک حصہ جنگلات کے لئے مختص کر دیا

جاتا ہے اور جنگلات کی پوری دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ جتنے درخت کاٹے جائیں اتنے ہی اور اگا دیئے جاتے ہیں۔اس طرح پورا ملک ایک طرف تو درختوں کی لکڑی سے استفادہ کرتا ہے تو دوسری طرف ماحول میں آکسیجن کی فراوانی اور فضا میں صفائی آجاتی ہے۔

قرآن کریم کے حوالے سے صفائی کی اہمیت

قرآن کریم میں صفائی کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے سب سے اہم بات جو بیان ہوئی وہ یہ ہے کہ

’اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے‘

(التوبہ:108)

صفائی کی ہدایات کو نماز کے ساتھ جوڑا گیا ہے اور ایک دفعہ پھر یہ اصول کارفرما نظر آتا ہے کہ انسان کا جسم اور روح دو ایسے ساتھی ہیں جن میں سے ایک کا دوسرے پر گہرا اثر پڑتا ہے۔یعنی اگر جسم صاف ستھرا ہو۔کپڑے صاف ستھرے ہوں۔ جگہ اور ماحول صاف ستھرا ہو ۔ ساتھی صاف ستھرے ہوں۔تو اس پاکیزگی اور طہارت کا روح پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔اسی لئے صفائی کے اس مضمون کو خدائے واحد کی عبادت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔چنانچہ فرماتا ہے۔

’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم نماز کی طرف جانے کے لئے اٹھو تو اپنے چہروں کو دھو لیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں بھی دھو لیا کرو اور اگر تم جنبی ہو تو (پورا غسل کرکے) اچھی طرح پاک صاف ہو جایا کرو......

(المائدہ:7)

جسمانی صفائی کا یہ طریقہ جس کی ہدایت کی گئی ہے۔اسے وضو کہتے ہیں اور ساتھ ہی غسل کا بھی بیان ہوا ہے۔صفائی کا یہ طریق اتنا مکمل ہے کہ آج کے زمانے کا ایک سرجن جب کوئی اپریشن کرنے لگے تو وہ بھی اسی طرح اپنے جسم کو جراثیم سے پاک کرکے اپریشن کرنے والے صاف ستھرے کپڑے پہن لیتا ہے تاکہ اسکا اپریشن کامیاب رہے۔ نمازی کو بھی صاف ستھرے کپڑے پہننے کی ہدایت ہے۔چنانچہ فرماتا ہے۔

’اور اپنے رب کی بڑائی بیان کر۔اور جہاں تک تیرے کپڑوں کا تعلق ہے تو (انہیں) بہت پاک کر‘

(المدثر:4-5)

اگر فرض نمازوں اور نوافل کو شامل کرلیا جائے تو طہارت اور صفائی کا یہ عمل دن اور رات میں پانچ چھ دفعہ کیا جاتا ہے کیونکہ نماز کے اوقات کے متعلق ہدایات درج ذیل ہیں:۔

’نماز کو قائم کرو۔یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔‘

(النساء:104)

اور دن کے دونوں کناروں پر نماز کو قائم کر اور رات کے کچھ ٹکڑوں میں بھی۔یقیناً نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں... (ھود:115)

اب غور کرنا چاہئے کہ ایک شخص مرد یا عورت بلکہ ایک پوری جماعت جو صفائی کی ان ہدایات پر پانچ وقت کاربند ہو ان میں صفائی کا کیا معیار ہوگا کیا وہ ایک نہایت صاف ستھری قوم بن نہیں جائیں گے۔کیا ان میں کسی قسم کی غلاظت باقی رہ سکتی ہے۔جبکہ قرآن میں ہدایت ہے ’اور جہاں تک ناپاکی کا تعلق ہے تو اس سے کلیۃً الگ رہ‘

(المدثر:6)

صفائی کے بعض احکامات عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک درج ذیل ہے۔

’اور وہ تجھ سے حیض کی حالت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔تو کہہ دے کہ ایک تکلیف (کی حالت) ہے۔پس حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو اور ان سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کرو یہانتک کہ وہ صاف ہو جائیں۔پھر جب وہ پاک صاف ہو جائیں تو ان کے پاس اسی طریق سے جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔یقیناً اللہ کثرت سے توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے (بھی) محبت کرتا ہے‘ (البقرۃ:223)

قرآن کی یہ وہی ہدایت ہے جس کا حفظان صحت کے جدید اصولوں میں پہلے ہی ذکر گزر چکا ہے۔

سنت نبوی اور احادیث میں ان قرآنی ہدایات کی مزید تفسیر ملتی ہے۔چنانچہ ایک حدیث ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔دوسری حدیث ہے کہ تمام زمین میری امت کیلئے بنائی گئی جبکہ خدا کے گھروں کی صفائی پر مومنین خاص توجہ دیتے ہیں تو اس کا مطلب ہوا کہ زمین کے ہر کونے ، ہر گھر، ہر گلی کوچہ، ہر گاؤں، ہر شہر، ہر جگہ جہاں لوگ رہتے ہیں یا نہیں رہتے کی صفائی مومن پر لازم ہے۔پھر اسوۂ رسول میں ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے ایک غیر مسلم مہمان کی چھوڑی ہوئی غلاظت کی اپنے ہاتھ سے صفائی فرماتے ہیں اور صحابہ کی مدد بھی نہیں لیتے۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ راستہ جس پر لوگ چلتے ہیں اس کی صفائی کا اہتمام فرماتے ہیں اور رستہ سے کانٹا اٹھانے کو بھی ایمان کا حصہ بتاتے ہیں۔غرض ہر قسم کی صفائی رکھنے کی یہ اعلیٰ درجہ کی ہدایات ہیں اور تندرستی اور عمدہ صحت کے ساتھ اس کا گہرا تعلق ہے۔

مکرم سعید فطرت صاحب

لوبیا ایک اچھی فصل

غذائی لحاظ سے بھرپور فصلوں میں سے لوبیا ایک بہت مشہور اور دل پسند فصل ہے یوں تو کسی بھی فصل کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں اور کسان کی کاشت کردہ ہر فصل انسانوں اور جانوروں پر غیر معمولی اثرات مرتب کرتی ہے انسان اور جانور اپنی بقا کے لئے ان فصلوں کو استعمال کرتے ہیں جب فصل کچی ہوتی ہے تو جانوروں کی خوراک کے کام آتی ہے اور جب پک جاتی ہے تو انسانوں کی خوراک بن جاتی ہے یا انسانیت کی دیگر ضروریات کے لئے اپنا کردار ادا کرتی ہے۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک فصل کچی ہوتی ہے تو وہ بطور سبزی استعمال ہوتی ہے اور جب پک جاتی ہے تو بطور دال کے استعمال ہوتی ہے۔لوبیا بھی ان میں سے ایک ہے پنجابی میں جسے ہرواں کہتے ہیں وہ بھی لوبیا سے ملتی جلتی ایک قسم ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ لوبیا ایک بھرپور غذائی فصل ہے اس کی دو تین بہت مشہور اقسام ہیں جو اپنی اہمیت کے اعتبار سے بہت سود مند تصور کی جاتی ہیں۔درآمد شدہ ہونے کے حوالے سے ان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے اور ان کی فصل بھی لوکل اقسام کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔

لوبیا کے پھولوں کے اوپر پھلیاں بنتی ہیں جب یہ پھلیاں کچی ہوتی ہیں تو جیسا کہ اوپر لکھا ہے کہ یہ بطور سبزی کے پکائی جاتی ہیں اور بہت لذیذ سبزی بنتی ہے اور جب یہ پھلیاں پک جاتی ہیں تو نہ صرف بطور نقد فصل ہوتی ہے بلکہ ان کو دال کے طور پر پکایا جاتا ہے اور اس کا ذائقہ بھی غیر معمولی ہوتا ہے۔

لوبیا کو بہت کم کسان غذائی مقاصد کے حصول کے لئے کاشت کرتے ہیں بلکہ اکثر لوگ جو اسے کاشت کرتے ہیں ان کا مقصد جانوروں کے لئے چارا کا حصول ہوتا ہے اور جانور اسے بہت شوق سے کھاتے ہیں کیونکہ یہ لحمیات سے بھرپور ہوتا ہے اس لئے جانوروں کی صحت اور صلاحیت پر اچھا اثر چھوڑتا ہے۔فصل اور جنس کے حصول کے حوالے سے 411 اور 382 اس کی مشہور قسمیں ہیں۔

پہلی قسم باقی قسموں سے اس لئے زیادہ مقبول ہے اس کے پودے اپنے حجم اور ساخت کے اعتبار سے دوسری قسم کے پودوں سے زیادہ صحت مند اور زیادہ قدآور ہوتے ہیں اس کی پھلیاں بھی دوسرے پودوں کی پھلیوں سے صحت مند اور لمبی ہوتی ہیں اور ان پھلیوں میں بننے والے دانے بھی وزن اور رنگ میں زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔اس قسم کی کاشت کے لئے فروری اور جولائی بہترین موسم ہیں۔ دوسری قسم بھی کمرشل پیمانے پر فصل کے حصول کے لئے بہت مشہور قسم ہے۔ اس کی پھلیوں میں بننے والے دانے بھی موٹے اور سفید رنگ کے جاذب نظر ہوتے ہیں یہ قسم کاشت کے اعتبار سے بارانی علاقوں میں زیادہ سودمند بتائی جاتی ہے۔

ماہرین نے ان کی شرح بیج جو مقرر کی ہے اسی سے فائدہ اٹھانا چاہئے نہ کہ اپنے قیاس اور سنی سنائی باتوں پر انحصار کرنا چاہئے ماہرین کے نزدیک پہلی قسم کا بیج 14 سے 16 کلوگرام فی ایکڑ اور دوسری قسم کا بیج 10 سے 12 کلوگرام فی ایکڑ موزوں ترین ہے۔ بہار کی کاشت کے لئے وسط فروری تک کاشت مکمل کرلینی چاہئے اور خریف کی کاشت کے لئے جولائی کے وسط تک۔ زیادہ سے زیادہ اگست کے پہلے دس بارہ دن بھی موزوں ہیں اس سے دیر سے کاشت کی جانے والی فصل وزن اور جنس میں بھرپور نہیں ہوتی۔

ایک ہفتہ کے اندر اندر ان بیجوں سے پودے اُگ آتے ہیں۔ جہاں آپ جڑی بوٹیاں تلف کرتے ہیں وہاں پودوں کے درمیان مناسب وقفہ چھوڑ کر باقی پودے تلف کردیں۔

پودے اگنے سے تقریباً دو ہفتہ کے بعد پہلا پانی لگائیں۔ وتر آنے پر گوڈی کریں اور جڑی بوٹیاں اور فالتو پودے تلف کردیں۔

بہاریہ کاشت جون کے آخیر میں فصل دیتی ہے جبکہ جولائی کی کاشت کردہ اکتوبر کے آخر تک یا نومبر کے پہلے دو ہفتوں میں تیار ہو جاتی ہے اس کے بعد آپ دوسری فصل کے لئے زمین تیار کرسکتے ہیں۔غذائی زنجیر کو مضبوط کرنے کے لئے دالوں کی کاشت بہت ضروری ہے اسے کمرشل فصل کے حصول کے لئے کاشت کریں یا اپنے گھر کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چھوٹے پیمانے پر کاشت کریں اس کی کاشت سراسر مفید اور ضروری ہے۔ پاکستان کو خوشحال بنانے کے لئے غذائی ضروریات میں خود کفیل ہونا بہت ضروری ہے اس کے لئے حکومت اپنی پالیسی وضع کرے اور کسان اسے کاشت کرکے منافع حاصل کریں خود بھی خوشحال ہونے اور ملک کو خوشحال کرنے میں بھی اپنا کردار ادا کریں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضرورت انسٹرکٹرز

دارالصناعۃ ٹریننگ و ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کے دو شعبہ جات ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ اور ویلڈنگ اینڈ سٹیل فیبریکیشن میں دو انسٹرکٹرز (ٹیچرز) کی ضرورت ہے، جو پڑھا بھی سکتے ہوں اور پریکٹیکل بھی جانتے ہوں۔ تجربہ رکھنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ دلچسپی رکھنے والے احباب فوری طور پر اپنی درخواست مکمل کوائف کے ساتھ دارالصناعۃ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ میں جمع کروا دیں۔"

(نگران دارالصناعۃ ٹریننگ و ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ربوہ)

ضرورت مراقب

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں ایک مراقب کی آسامی خالی ہے۔ ایسے خواہشمند احباب جن کی تعلیمی قابلیت کم از کم ایف۔اے ہو، کمپیوٹر جانتے ہوں اور جماعتی خدمت کا شوق رکھتے ہوں وہ اپنے کوائف صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود ربوہ میں فوری جمع کروا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

مکرم سہیل احمد بٹ صاحب جنرل سیکرٹری حلقہ محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم مرزا طارق پرویز صاحب محمود آباد کراچی تقی ہسپتال محمود آباد کے انتہائی نگہداشت یونٹ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے آپ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

ایم اے۔ ایم ایس سی: عربی، ایجوکیشن، پاکستان سٹڈیز، سٹیٹسٹکس، اردو

ماسٹر پروگرام: پاکستان سٹڈیز، پولیٹیکل سائنس، جیوگرافی، انڈسٹریل مینجمنٹ

امیدوار نے بی اے۔ بی ایس سی میں کم از کم 45 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں اور عمر 26 سال ہو داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 10 فروری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.gcuf.edu.pk

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم بلال احمد خاں صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم قادر بخش خان صاحب پنشنر فضل عمر ہسپتال ربوہ بعمر 81 سال مورخہ 30 جنوری 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مورخہ 31 جنوری کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب ناظم تشخیص جائیداد نے دعا کروائی۔ آپ مکرم الٰہی بخش خاں صاحب کے بیٹے تھے۔ مرحوم نیک، صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے بے پناہ عشق رکھنے والے، ملنسار اور ہمدرد طبیعت کے مالک تھے۔ آپ نے 8 سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بطور گارڈ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح تین سال فرقان فورس میں اور 39 سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمت کی۔ بعد از ریٹائرمنٹ مختلف اوقات میں ایک لمبا عرصہ تک دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کے سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری تحریک جدید رہے۔ مرحوم نے ورثاء میں چار بیٹے، مکرم محمد سلطان خان صاحب کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ، مکرم محمد نعمان خان صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین، مکرم محمد فرقان خان صاحب ربوہ، مکرم محمد لقمان خان صاحب شاہ تاج شوگر ملز ہیڈ آفس لاہور، پانچ بیٹیاں مکرمہ عزیزہ خالد صاحبہ اہلیہ مکرم کریم بخش خالد صاحب ربوہ، مکرمہ نصیرہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم سید منور احمد شاہ صاحب ربوہ، مکرمہ منیرہ رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب جھنگ، مکرمہ فریدہ ماجد صاحبہ اہلیہ مکرم ماجد احمد صاحب ربوہ اور مکرمہ فہمیدہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محی الدین صاحب ڈسکہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بیوت الحمد گرلز ہائی سکول ربوہ کی

سالانہ سائنس اینڈ آرٹس نمائش 2011ء

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ کی سالانہ نمائش بہت کامیابی کے ساتھ مورخہ 22 تا 24 جنوری 2011ء بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول اور پرائمری سیکشن کی بلڈنگز میں منعقد ہوئی۔ جس میں طلباء، طالبات اور ان کی ٹیچرز نے بہت محنت اور لگن سے مختلف قسم کے ماڈلز بنا کے اس نمائش کو چار چاند لگائے اور ہر بچے اور سٹاف نے کسی نہ کسی رنگ میں شرکت کی۔ یہ نمائش ہائی سیکشن کی پہلی اور پرائمری سیکشن کی پانچویں نمائش تھی۔

اس نمائش کا باقاعدہ افتتاح مکرم سید طاہر احمد صاحب ناظر تعلیم نے مورخہ 22 جنوری 2011ء کو دعا کے ساتھ کیا۔ لجنہ کی طرف سے مکرمہ عائشہ امینہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نائب صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے بطور مہمان خصوصی اس نمائش میں شرکت کی۔ سکول کی بلڈنگ دو فلورز پر مشتمل ہے۔ ایک پورشن کو سائنس کے مضامین فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، میتھ اور جنرل سائنس کے ماڈلز کیلئے مختص کیا گیا جبکہ دوسرے پورشن کو آرٹس مضامین کیلئے مختص کیا گیا پرائمری سیکشن کے طلباء نے بھی مختلف ماڈلز اور خوبصورت سینز (Scenes) تیار کئے، دونوں بلڈنگز کو اس نمائش کیلئے خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ برآمدوں، زینوں اور مختلف کارنرز میں بھی ہاتھ سے تیار کردہ ڈیکوریشن پیسز دیدہ زیب لگ رہے تھے اور ماحول کو مزید عمدہ بنا رہے تھے۔ سائنس کے شعبہ جات کے ماڈلز تھرموپور اور دیگر اشیاء سے تیار کئے گئے تھے ہر ماڈل کے ساتھ ایک طالبہ موجود تھی جو اس ماڈل کا انگریزی میں تعارف کراتی اس طرح شائقین کو سائنس کے بعض مشکل اور پیچیدہ موضوعات کو سمجھنے میں آسانی ہوتی رہی۔ بچوں اور بچیوں نے مختلف خاکے اور بعض English Plays بھی تیار کئے تھے مہمان خواتین کی خریداری کیلئے مختلف سٹالز بھی لگائے گئے جبکہ کھانے کے سٹالز کے علاوہ نشانہ بازی کیلئے بھی جگہ مختص تھی۔

طالبات نے جو ماڈلز بنائے تھے ان میں سے چند کے یہ موضوعات تھے ڈی این اے، معدہ کے حصے، مینڈک کی زندگی کا جائزہ، ایٹم کے اجزاء، چیونٹیوں کی اقسام، بلڈ گروپس، اٹامک سائز، ہائیڈروجن بونڈنگ، Periodic ٹیبل، ڈسکوری آف پروٹان، شعلہ موم بتی کے حصے، پاسکل لاء، گیزر کا فنکشن، زمین کا میس معلوم کرنے کا طریقہ، نیوٹن، آئن سٹائن اور ڈاکٹر عبدالسلام کی تصاویر اور تعارف، کشش ثقل، نیوٹن کا ماڈل (ایک بچی کو بنایا گیا تھا) اور اس کی تھیوری، انسانی جسم میں خون کا کام، آنکھ کا تعارف، پھول کے حصے، آکسیجن کا ایٹم، امیبا کا ماڈل، اردو کے شعبہ میں ٹیڑھی کھیر کا خاکہ تین بچیوں نے پیش کیا، انگریزی کے شعبہ میں پارٹس آف سپیچ، گرائمر، فقروں کی اقسام، Tenses، شیکسپیئر کی نظم All The World's Stage کا خاکہ، صحرا کا ماڈل، بادلوں کے مختلف لیولز، پاکستان کے علاقے میتھ، کے شعبہ میں گھڑی کا ماڈل، مختلف چیلنجوں اور سوالوں کے ماڈلز پرائمری حصہ میں پنجابی ماحول کی عکاسی، گاؤں کا ماڈل، شہری ماحول کا تعارف، چائے اور لسی کی لڑائی کا منظوم خاکہ اور اس کے علاوہ بہت سے خوبصورت سٹالز اس نمائش کا حصہ تھے اور رونق دوبالا کر رہے تھے۔

مورخہ 24 جنوری 2011ء کو صبح ساڑھے دس بجے اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء تھے۔ انہوں نے فیتہ کاٹ کے اور دعا کے ساتھ اس تقریب کا آغاز کیا۔ اور دونوں بلڈنگز کے تمام سٹالز کا دورہ کیا اور خوشنودی کا اظہار کیا۔ بعدۂ ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ مکرمہ عطیہ چیمہ صاحبہ پرنسپل بیوت الحمد گرلز ہائی سکول، ان کے سٹاف اور طلبہ و طالبات نے بہت محنت سے اس نمائش کا اہتمام کیا اور کامیاب بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

گیارہ صد سے زائد احباب و خواتین نے اس نمائش کو دیکھا اور محظوظ ہوئے۔

(رپورٹ: ایف شمس)

کیپسول روح شباب
یہ دوا امنگوں کو بڑھاتی اور شباب رفتہ کو واپس لاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرمہ پروفیسر سیدہ نسیم سعید صاحبہ

میرے بھائی مکرم سید مبشرات احمد صاحب کا ذکر خیر

میرے بڑے بھائی مکرم سید مبشرات احمد صاحب کا 14 جنوری 2011ء کو بوقت عصر گردے فیل ہونے اور ہارٹ اٹیک سے ہسپتال میں انتقال ہوگیا۔ وفات کے وقت ان کی عمر تقریباً 80 سال تھی۔

مکرم سید مبشرات احمد صاحب حضرت ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب محقق دہلوی رفیق حضرت مسیح موعود کے بیٹے مکرم سید حسنات احمد صاحب ایڈیٹر نیو کینیڈا (کوئینز گولڈن جوبلی میڈل یافتہ) کے چھوٹے بھائی اور مکرم سید حمید احمد صاحب بیرسٹر Q.C ممبر کوئینز کونسل کے بڑے بھائی تھے۔

1948ء اور 1949ء میں انہیں تعلیم الاسلام کالج لاہور کی طرف سے گرمیوں کی چھٹیوں میں فرقان بٹالین میں کشمیر کے محاذ پر جہاد میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ جس پر حکومت نے ان کو تمغہ خدمت پاکستان دیا۔

ہماری والدہ بیگم شفیع جو صحافیہ تھیں اور تحریک پاکستان کی مجاہدہ تھیں کے ساتھ قائداعظم اور پنڈت نہرو کی کانفرنسوں اور میٹنگوں میں 16,15 سال کی عمر میں شریک ہوتے کیونکہ بیگم شفیع ہر جگہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر جاتیں۔ اس طرح ایک احمدی خادم کو ان تمام میٹنگوں میں شرکت کی سعادت ملی۔

عرصہ 30 سال زرعی ترقیاتی بینک میں مختلف عہدوں پر کام کرتے ہوئے ڈپٹی ڈائریکٹر بنا دیئے گئے۔ اپنی ایسوسی ایشن کے چار سال صدر بھی رہے۔ ہر جگہ کھل کر دعوت الی اللہ کرتے کئی دفعہ جان کو خطرہ بھی پیش آجاتا۔ رشوت نہ خود لیتے نہ لینے دیتے۔ چنانچہ 1988ء میں چار سال قبل ریٹائرمنٹ لے کر ایک سال جرمنی اور 1989ء میں کینیڈا آٹوا میں سکونت اختیار کی اور آخری 5 سال ٹورانٹو میں گزارے۔ 1953ء کے فسادوں میں جب لاہور کے تمام پرنٹنگ پریسوں نے الفضل چھاپنے سے انکار کردیا تو اپنی والدہ بیگم شفیع کے اخبار ''دستکاری'' پریس میں سید مبشرات احمد صاحب اپنی نگرانی میں بڑی مومنانہ جرأت سے ساری رات الفضل چھپواتے (تاریخ احمدیت جلد 17 ص 277) جماعتی کاموں میں طفل سے لے کر ناصر تک ہر خدمت میں پیش پیش رہے تھے۔

نہایت مخیّر تھے ہر تحریک میں دل کھول کر چندہ دیتے۔ جرمنی میں تھے تو جرمنی میں سو بیوت الذکر کی تحریک میں کئی ہزار مارک ادا کئے۔ کینیڈا میں آٹوا مشن کے لئے دس ہزار ڈالر ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ تلاوت نہایت خوش الحانی سے صبح شام کرتے۔ ساری دنیا کی سیر کے دوران ہوائی جہاز میں کثرت سے قرآن کریم پڑھا کرتے۔ کہتے تھے کہ دل چاہتا ہے میں تمام فضاؤں کو قرآن کریم کی تلاوت سے بھر دوں۔

10 ر اگست 2010ء کو ان کی اہلیہ فرخ مبشرات کا انتقال ہوا جو تقریباً 4 سال نہایت بیمار رہیں۔ ان کی پوری طرح تیمارداری کرنے، ان کے انتقال کے بعد ان کی جدائی اور تنہائی برداشت نہیں کرسکے۔ خود بھی عرصے سے شوگر اور بلڈ پریشر کے مریض تھے۔ تقریباً 80 سال کی عمر میں فوت ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ ستاری فرماتے ہوئے اپنی رحمت اور مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت میں اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔ آمین

جرمنی میں آپ کی دو بیٹیاں ہیں عطیہ یاسمین اہلیہ مکرم ملک بشیرالدین صاحب یہ وفات سے چند روز پہلے پہنچ گئی تھیں۔ دوسری بیٹی ریحانہ شیریں یہ وفات کے بعد جرمنی سے پہنچیں۔ مکرم مبشرات احمد صاحب کی ایک نواسی دو نواسے اور ایک پڑنواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مرحوم کی نیکیوں کا وارث بنائے۔ آمین

سید مبشرات احمد صاحب کا انتقال 14 جنوری بروز جمعۃ المبارک عصر کے وقت ہوا۔ اتوار 16 جنوری کو بیت الذکر پیس ویلج کینیڈا میں جنازہ ظہر کی نماز کے بعد پڑھا گیا۔ اس دن مختلف تنظیموں کے اجلاس تھے۔ حاضری تقریباً چھ سات سو کے لگ بھگ تھی۔ نماز جنازہ مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج نے پڑھائی اور بہت اچھا ذکر خیر کیا۔ تدفین 18 جنوری منگل کو قطعہ موصیان پیس ویلج میں ان کی بیگم کی قبر کے ساتھ ہوئی۔ تدفین کے وقت بھی عزیز رشتہ داروں کے علاوہ جماعتی عہدیدار اور تینوں بھائیوں کے دوست احباب کثرت سے آئے ہوئے تھے مکرم و محترم امیر صاحب ملک لال خان صاحب نے تدفین کے بعد دعا کروائی۔

19 جنوری کو ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ظہر کی نماز کے بعد بیت الفضل لندن میں حاضر اور غائب جنازوں کے ساتھ مرحوم سید مبشرات احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے لئے ہم سب بہن بھائی حضور کے نہایت مشکور و ممنون ہیں۔ مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے نماز جنازہ سے پہلے مرحومین کا تعارف اور ذکر خیر کیا۔ بھائی سید مبشرات احمد صاحب کا بھی بہت اچھا ذکر خیر کیا۔ اللہ تعالیٰ جزا دے۔

مکرم بھائی سید مبشرات احمد صاحب کی وفات پر محترم ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا نے بہت تعاون کیا۔ شفقت، ہمدردی اور دعاؤں سے تعزیت کی اور متعلقہ عہدیداروں کو وفات کے بعد تمام انتظامات سنبھالنے کے لئے فرمایا۔ اس کے لئے ہم سب بھائی بہن دلی مشکور ہیں اسی طرح مکرم و محترم مبارک نذیر احمد صاحب مشنری انچارج کے مشکور ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اور سب ہی تعاون کرنے والوں، تعزیت کرنے والوں، شاملین جنازہ و تدفین کو جزائے دارین عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

دی یونیورسٹی آف لاہور نے درج ذیل شعبہ کا اعلان کیا ہے۔

بی کام (آنرز)، بی ایس (اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس) امیدوار نے ایف۔اے، ایف ایس سی، آئی سی ایس، آئی کام کیا ہو۔

سی اے (انگلینڈ)، سی اے (پاکستان) ایم کام، ایم ایس (اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس) امیدوار نے بی کام، بی ایس سی، بی اے کیا ہو۔

ایم فل / لینڈگ ٹو پی ایچ ڈی (اکاؤنٹنگ اینڈ فنانس) داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 8 فروری 2011ء ہے۔

فون نمبر 042-35870645-47

(نظارت تعلیم)

تعطیل

مورخہ 5 فروری 2011ء کو یوم یکجہتی کشمیر کی قومی تعطیل کی وجہ سے روزنامہ الفضل شائع نہ ہو گا۔ قارئین کرام و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

8 مرلے دارالعلوم غربی ثناء 5 مرلے دارالعلوم شرقی ربوہ
مکان برائے فروخت
ربوہ میں رہائش کے خواہشمند احباب رابطہ کریں
0346-5018365

ڈائجس ٹو، گیس اپھارہ تیزابیت پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب 0344-7801578

ضرورت ڈرائیور برائے لاہور
لاہور کے ایک گھر کیلئے ڈرائیور درکار ہے۔
عمر ترجیحاً 35-50 سال
تنخواہ -/9000 روپے
رہائش کا انتظام ہوگا۔
برائے رابطہ: 0305-4801603

ربوہ میں طلوع و غروب 4۔فروری

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:47

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

گرم کپڑوں کی ہر قسم کی ورائٹی پر زبردست
سیل ۔سیل ۔سیل
صاحب جی فیبرکس ربوہ
092-47-6212310

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10